WWW.PILDAT.ORG

سٹیزنز رپورٹ

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع و دفاعی پیداوار کی کارکردگی کا جائزہ

04 جون 2012 تا 15 مارچ 2013

سول ملٹری تعلقات | مارچ 2013

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

WWW.PILDAT.ORG

سٹیزنز رپورٹ

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار کی کارکردگی کا جائزہ

04 جون 2012 تا 15 مارچ 2013

سول ملٹری تعلقات | مارچ 2013

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلا منافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: مارچ 2013

آئی ایس بی این :978-969-558-331-9

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45-A، سیکٹر XX ، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: 345-123-111 (92-51+) فیکس: 3078-226 (92-51+)

E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org

فہرست

پیش لفظ

خلاصہ

ابتدائیہ 09

دفاع کی کمیٹیوں کا کردار 09

آئینی مینڈیٹ 10

2013-2012 میں کارکردگی 10

کمیٹی کے اجلاس: 2013-2012 11

اجلاسوں کی تفصیلات 13

اختتامیہ 19

جدول

جدول نمبر 1: سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار کی ممبران 09

جدول نمبر 2: سینیٹ کی قائمہ کمیٹی کے اجلاس: جون 2012 تا مارچ 2013 11

جدول نمبر 3: سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار کے ہر سال ہونے والے اجلاس 12

جدول 4: سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاع پیدوار کے اجلاسوں پر ایک نظر 18

گراف 1: سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار کے ہر سال ہونے والے اجلاس 12

ضمیمہ الف: ورک پلان 2012 21

پیش لفظ

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع اور دفاعی پیداوار کی کارکردگی پر رپورٹ پلڈاٹ کی جانب سے تیار کی گئی ہے۔اس رپورٹ میں 4 جون، 2012 سے 15 مارچ، 2013 تک سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ رپورٹ پلڈاٹ کی گزشتہ رپورٹ کا تسلسل ہے۔

رپورٹ میں کمیٹی کے کام سے متعلق عوامی سطح پر دستیاب مواد کا تجزیہ کیا گیا جو زیادہ تر کمیٹی کی سرکاری ویب سائیٹ http://www.senatedefencecommittee.com.pk سے حاصل کیا گیا ہے۔

رپورٹ کی تیاری کا مقصد پاکستان کی مخصوص سلامتی کی ضروریات اور قومی سلامتی کے اصولوں اور پالیسوں کی وضاحت میں پارلیمنٹ کے کردار کا جائزہ لینا ہے۔ یہ رپورٹ کمیٹی کو اس کی پارلیمانی نگرانی کے کام میں معاونت فراہم کرے گی۔

مزید یہ کہ پاکستان میں سول ملٹری تعلقات کے تناظر میں رپورٹ پاکستان میں آئین کے تحت میں سول ملٹری تعلقات میں بہتری، پارلیمنٹ، کابینہ اور دوسرے اداروں کی دفاع اور سلامتی کے شعبے پر جامع تحقیق، بامقصد اور غیر جانبدارانہ نگرانی یقینی بنانے کیلئے معاونت بھی فراہم کرے گی۔

اظہار تشکر

یہ رپورٹ پراجیکٹ منیجر پلڈاٹ خرم ملک، آسیہ ریاض جوائنٹ ڈائریکٹر پلڈاٹ پر مشتمل ٹیم نے صدر پلڈاٹ احمد بلال محبوب کی سربراہی میں تیار میں کی ہے۔

اعلان دستبرداری

پلڈاٹ کی ٹیم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس رپورٹ میں شامل اعداد وشمار اور جائزہ درست ہو اگر کوئی غلطی ہوئی تو یہ غیر دانستہ تصور کی جائے گی۔

اسلام آباد
مارچ 2013

خلاصہ

سینیٹ کے مارچ2012 کے انتخابات کے تین ماہ بعد قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار کی 4جون2012 کو تشکیل نو کی گئی اسی دن سینیٹر مشاہد حسین سید(اسلام آباد، پی ایم ایل) کو کمیٹی کا چیئرمین منتخب کیا گیا۔

سینیٹر مشاہد حسین کے چیئرمین کے طور پر انتخاب کے بعد سینیٹ کی دفاع کمیٹی کی کارکردگی میں واضح فرق دیکھنے میں آیا اور ایک سال سے بھی کم مدت کے دوران کمیٹی نے20 سرگرمیاں کیں جن میں اجلاس، دورے، سیمینار اور عوامی سماعتیں شامل ہیں۔اس کے مقابلے میں 2009اور 2012 کے تین سال کے دوران سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع اور دفاعی پیداوار نے34 اجلاس منعقد کیے۔

کارکردگی میں ایک اور اہم بہتری یہ ہے کہ کمیٹی نے سال سے بھی کم مدت میں 4 رپورٹیں تیار اور شائع کیں[1] جبکہ سینیٹ کی گزشتہ قائمہ کمیٹی نے تین سال کی مدت میں ایک بھی رپورٹ تیار نہیں کی۔

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع و دفاعی پیداوار نے جون 2012 میں ہی اپنی ویب سائٹ http://www.senatedefencecommittee.com.pk بھی لانچ کردی جس میں کمیٹی کی تمام سرگرمیوں اور اجلاسوں کی تفصیلات دستیاب ہے۔

کمیٹی کا ایک اور اہم کام سال کے آغاز پر ہی اپنی سرگرمیوں کی فہرست اور ورک پلان کی تیاری ہے جس میں اہم بریفنگس اور عوامی سماعتیں بھی شامل ہیں۔یہ مجوزہ ورک پلان ضمیمہ الف کی صورت میں رپورٹ کے ساتھ منسلک ہے۔

سینیٹ کمیٹی نے دفاعی بجٹ پر بریفنگ لینے اور بجٹ کی تیاری کے تجاویز دینے جیسی نئی روایات بھی شروع کیں۔

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں پہلی پارلیمانی کمیٹی ہے جس نے دفاع وقومی سلامتی کے اہم امور پر عوامی سماعتیں اور پالیسی سیمینار بھی منعقد کرائے۔

ابتدائیہ

سینیٹ کے مارچ 2012 کے انتخابات کے تین ماہ بعد قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار کی 4 جون 2012 کو تشکیل نو کی گئی اسی دن سینیٹر مشاہد حسین سید (اسلام آباد، پی ایم ایل) کو کمیٹی کا چیئرمین منتخب کیا گیا۔

کمیٹی میں شامل سیاسی جماعتوں کے اراکین کی تفصیلات جدول نمبر1 میں بیان کی گئی ہے۔

دفاع کی کمیٹیوں کا کردار

انتظامیہ پر پارلیمانی نگرانی کا اصول کو آئین پاکستان میں درج ہے۔ پارلیمانی اختیارات میں بنیادی طور پر قانون سازی اور بجٹ کی منظوری شامل ہے۔ ان اختیارات کو مزید سینیٹ کے قوائد وضوابط میں بیان کیا گیا ہے جس میں پارلیمانی کمیٹیوں کے کام کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

سینیٹ کی قائمہ کمیٹیاں متعلقہ وزارتوں اور ڈویژنوں سے متعلق قانون سازی زیر بحث لاتی ہیں ان کے کام اور کارکردگی کی نگرانی کرتی ہیں۔ کمیٹیوں کے پاس گواہ کو طلب کرنے، سرکاری ریکارڈ طلب کرنے، حلف پر بیان لینے اور اپنے دائرہ کار کے اندر کسی بھی معاملے کو ایوان کی جانب سے بھجوائے بغیر بھی زیر بحث لانے کے وسیع اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

قائمہ کمیٹیاں کسی بھی معاملے یا عوامی پٹیشن کو زیر بحث لاسکتی ہیں۔" کوئی ایسا معاملہ جو پارلیمنٹ میں زیر سماعت ہو، یا عوامی مفاد کا کوئی معاملہ جو حکومت کے لیے باعث تشویش ہو بشرطیکہ یہ کسی عدالت میں زیر سماعت

جدول نمبر 1: سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع اور دفاعی پیداوار کی ممبران

جماعت	کمیٹی اراکین کی تعداد
پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین (پی پی پی پی)	05
سینیٹر فرحت اللہ بابر خیبر پختونخواہ، پی پی پی پی	
سینیٹر صابر علی بلوچ بلوچستان، پی پی پی پی	
سینیٹر سردار علی خان خیبر پختونخواہ، پی پی پی پی	
سینیٹر سحر کامران سندھ، پی پی پی پی	
سینیٹر فیصل رضا عابدی سندھ، پی پی پی ی	
پاکستان مسلم لیگ۔نواز (پاکستان مسلم لیگ ن)	02
سینیٹر محمد اسحاق ڈار پنجاب، پاکستان مسلم لیگ۔ن	
سینیٹر راجہ ظفر الحق پنجاب، پاکستان مسلم لیگ۔ن	
پاکستان مسلم لیگ	02
سینیٹر مشاہد حسین سید اسلام آباد، پی ایم ایل	
سینیٹر چوہدری شجاعت حسین پنجاب، پاکستان مسلم لیگ	
متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم)	1
سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی سندھ، ایم کیو ایم	
عوامی نیشنل پارٹی (اے این پی)	1
سینیٹر حاجی محمد عدیل خیبر پختونخواہ، اے این پی	
جمعیت العلمائے اسلام فضل الرحمان گروپ	1
سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی بلوچستان، جے یو آئی ایف	
کل تعداد	12

نہ ہونہ ہی کسی ایسے معاملے سے متعلق ہو جو عدالت یا کسی عدالتی اختیار کے پاس زیرسماعت ہو"[2]۔

دنیا بھر کی مستقل پارلیمانی کمیٹیوں کی طرح یہ ضروری ہے کہ پاکستان میں بھی دفاع سے متعلق پارلیمانی کمیٹیوں کا درج ذیل کردار ہونا چاہیے[3]۔

i۔ متعلقہ قانون سازی پر غور، متعلقہ وزراء اور دیگر سے قانون سازی کے الفاظ پر مشاورت، ملکی دفاع اور فوج کی ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے قانون سازی کو ایوان میں پیش کرنا۔

ii۔ مسلح افواج کے اہلکاروں پر اس قانون کے اثرات کا جائزہ لینا، انفرادی معاملات سے گریز کرنا اور قانون کا مجموعی طور پر اطلاق کرنا۔

iii۔ دفاعی اداروں اور اسکی ایجنسیوں کے کام کی تفصیلی نگرانی کرنا، متعلقہ وزیر کا احتساب کرنا، پالیسوں کے نتائج کا جائزہ لینا اور ان معاملات میں ایوان میں رپورٹ پیش کرنا۔

iv۔ ادارے کے بجٹ کا بغور جائزہ لینا اور کوئی بھی ایسا معاملہ جو غیر اطمینان بخش ہو اس پر ایک تفصیلی رپورٹ بنانا۔

v۔ موجودہ قوانین اور پالیسیوں پر عملدرامد کا جائزہ لینا۔

vi۔ کمیٹی کی جانب سے دی گئی سفارشات پر عملدرآمد کا جائزہ لینا، وزارت کی طرف سے کیے گئے اقدامات کا جائزہ لینا۔

vii۔ پارلیمان کو باقاعدگی سے معلومات فراہم کرنا تاکہ پارلیمان مجموعی طور پر دفاعی ترجیحات، اخراجات اور انتظامیہ سے متعلق ٹھوس فیصلے کرسکے۔

viii۔ ایک ماہر کمیٹی کی حیثیت سے پارلیمنٹ کی سلامتی اور دفاع سے متعلق پیچیدہ اور حساس معلومات پر مدد کرنا اور ان معاملات پر عوامی میں اتفاق رائے پیدا کرنا۔

آ کمیٹی مینڈیٹ

آئین کے تحت وفاقی حکومت کو تینوں مسلح افواج پر کمان اور کنٹرول حاصل ہے۔ وفاقی حکومت مسلح افواج پر اپنا اختیار وزارت دفاع کے ذریعے نافذ کرتی ہے۔

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار، وزارت دفاع اور دفاعی پیداوار سے خط وکتابت کرتی ہے۔ اس کمیٹی کی اہم ذمہ داریوں میں متعلقہ وزارتوں اور ان سے متعلقہ ڈویژن کے کارکردگی اور ان کو دیئے گئے کاموں کی نگرانی کرنا ہے۔ متعلقہ وزارتوں کیلئے قانون سازی کرنا، ان وزارتوں کی کارکردگی کا جائزہ لینا اور ان وزارتوں کی پالیسی اور مالی امور پر نظر رکھنا سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاع پیداوار کی ذمہ داریوں میں شامل ہے[4]۔

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار کی کارکردگی 2012-2013

سینیٹر مشاہد حسین سید کے چیئرمین کے طور پر انتخاب کے بعد سینیٹ کی دفاع کمیٹی کی کارکردگی میں واضح مثبت فرق دیکھنے میں آیا اور ایک سال سے بھی کم مدت کے دوران کمیٹی نے 20 سرگرمیاں کیں جن میں اجلاس، دورے، سیمینار اور عوامی سماعتیں شامل ہیں اور چار رپورٹیں پیش کیں[5]۔

کمیٹی کے اجلاسوں کی تفصیلات: 2012-2013

سینیٹر مشاہد حسین کے چیئرمین کے طور پر انتخاب کے بعد سینیٹ کی دفاع کمیٹی نے پارلیمانی نگرانی کے نئے اور مثبت معیار قائم کیے

ایک سال سے بھی کم مدت کے دوران کمیٹی نے 20 سرگرمیاں کیں جن میں اجلاس، دورے، سیمینار اور عوامی سماعتیں شامل ہیں۔

4 جون کو چیئرمین کے انتخاب کے بعد کمیٹی نے اپنے پہلے اجلاس میں آنے والے مہینوں میں اپنی سرگرمیوں کے لیے ورک پلان تیار کیا۔ کمیٹی نے وزارت دفاع اور وزارت دفاعی پیداوار دونوں سے ان کی کارکردگی اور کاموں پر الگ الگ بریفنگ لی۔ کمیٹی نے نیوی اور ائر فورس کے ہیڈکوارٹرز کا بھی دورہ کیا اور ان کے کام اور کارکردگی پر بریفنگ لی۔

سینیٹ کمیٹی نے اکتوبر کے مہینے میں آنے مالی سال کے دفاعی بجٹ پر اجلاس کیا اور سیکریٹری دفاع سے دفاعی بجٹ کی تیاری اور آنے والے مالی سال کے لیے مالی ضروریات پر تفصیلی بریفنگ لی۔

سینیٹ کمیٹی نے ایک اور نئی روایت شروع کی جب اس نے ستمبر 2012 میں نئی دفاع حکمت عملی اور نومبر 2012 میں سول ملٹری تعلقات عوامی سماعتیں منعقد کرائیں۔ کمیٹی نے اس عرصے میں دو پالیسی سیمینار بھی منعقد کرائے۔

اس عرصے کے دوران سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع اور دفاعی پیداوار نے چار رپورٹیں پیش کیں اور درج ذیل چھ بلوں کا جائزہ لیا۔

i۔ ائرپورٹ سیکورٹی فورس (ترمیمی) بل، 2012
ii۔ میری ٹائم سیکورٹی (ترمیمی) بل، 2012
iii۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) بل، 2013
iv۔ ڈیفنس ہاوسنگ اتھارٹی اسلام آباد بل، 2013
v۔ قومی انسداد دہشت گردی اتھارٹی بل، 2013
vi۔ انسداد دہشت گردی (دوسرا ترمیمی) بل، 2013

جدول نمبر 02 میں کمیٹی کے ماہانہ کی بنیاد پر منعقدہ اجلاسوں کی تفصیلات دی گئی ہیں۔

جدول نمبر 02: سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع اور دفاعی پیداوار کی مارچ 2012 سے مارچ 2013 کے دوران جلاسوں کی تفصیلات

مہینہ	منعقدہ اجلاسوں کی تفصیلات
جون۔ 2012	04
جولائی۔ 2012	03
اگست۔ 2012	01
ستمبر۔ 2012	02
اکتوبر۔ 2012	02
نومبر۔ 2012	04
دسمبر۔ 2012	02
جنوری۔ 2013	01
مارچ۔ 2013	01
کل تعداد	20

اس کے مقابلے میں پچھلی سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار نے 2009 سے 2012 کے دوران کل 34 اجلاس منعقد کیے جبکہ قریباً نو ماہ میں موجودہ کمیٹی نے 20 اجلاس منعقد کیے۔

جدول 3 میں سال کی بنیاد پر منعقد کیے گئے اجلاس کی تفصیلات درج ہیں۔

جدول نمبر 3: 2009 سے 2013 کے درمیان سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع اوردفاعی پیداوار کے اجلاس

پارلیمانی سال	اجلاسوں کی تفصیلات
2010-2009	15
2011-2010	11
2012-2011	08
2013-2012	20
کل تعداد	54

گراف 1: سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع اوردفاعی پیداوار کے ہر سال ہونے والے اجلاس

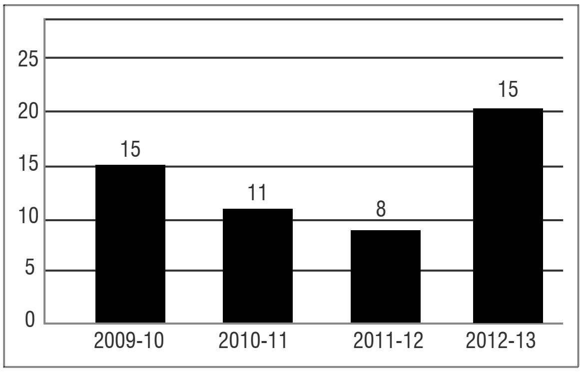

اجلاسوں کی تفصیلات

04 جون، 2012: چیئرمین کا انتخاب

سینیٹ کے مارچ 2012 کو ہونے والے انتخابات کے تین ماہ بعد قائمہ کمیٹی برائے دفاع و دفاعی پیداوار کی 4 جون 2012 کو تشکیل نو کی گئی۔ اسی دن سینیٹر مشاہد حسین سید (اسلام آباد، پی ایم ایل) کو کمیٹی کا چیئرمین منتخب کیا گیا[6]۔

13 جون، 2012: ایکشن پلان کو حتمی شکل دینے کے لیے اجلاس

سینیٹر مشاہد حسین سید کی سربراہی میں سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار نے 13 جون 2012 کو ہونے والے اجلاس میں سال 2012 کے لیے جامع ایکشن پلان کو حتمی شکل دی۔ سینیٹر مشاہد حسین سید نے اپنے ابتدائی کلمات میں کہا کہ قومی مفادات کے تحفظ اور اندرونی و بیرونی سیکورٹی خطرات سے نمٹنے کے لیے پالیسیوں کی تشکیل کے لیے پائیدار سول ملٹری تعلقات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔

سینیٹ دفاع کمیٹی کو خاکی اور مفتی کے درمیان پل کا کردار ادا کرنے کا عزم ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کمیٹی پاکستان کی سرحدوں کی صورتحال کی روشنی میں پاکستان کی دفاعی حکمت عملی کا جائزہ لینے پر توجہ مرکوز کرے گی۔ سول ملٹری تعلقات اور وزارت دفاع اور وزارت دفاعی پیداوار سے بریفنگس لینے کے علاوہ کمیٹی پی آئی اے اور سول ایوی ایشن اتھارٹی کی کارکردگی کا بھی جائزہ لے گی[7]۔

انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کو قومی، علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر بدلتی ہوئی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ سینیٹر مشاہد حسین نے اس سلسلے میں کمیٹی کے اراکین سے تجاویز طلب کیں۔

مجوزہ ورک پلان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں تینوں مسلح افواج، سٹرٹیجک پلانز ڈویژن، آئی ایس آئی اور دفاعی پیداوار سے بریفنگس لینے کے علاوہ دفاعی ماہرین، اساتذہ اور پروفیشنلز سے دفاعی امور پر رائے لینے کے لیے عوامی سماعتیں بھی منعقد کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی سول ملٹری تعلقات میں مزید بہتری لانے اور سالانہ دفاعی پالیسی حکمت عملی بنانے کے لیے تجاویز بھی دیں گے۔

25 جون، 2012: گیاری سیکٹر میں شہید ہونے والوں کے لواحقین سے اظہار تعزیت کے لیے چکوال کا دورہ

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع و دفاعی پیداوار کے چیئرمین سینیٹر مشاہد حسین سید نے سینیٹر فرحت اللہ بابر اور سینیٹر سحر کامران کے ہمراہ 15 جون 2012 کو گیاری سیکٹر میں شہید ہونے والے لیفٹیننٹ کرنل تنویر الحسن شہید اور نائیک انصر محمود شہید کے لواحقین سے اظہار تعزیت کے لیے ان کی رہائش گاہوں کا دورہ کیا۔ یہ پہلا پارلیمانی وفد تھا جس نے گیاری کے حادثے میں شہید ہونے والوں سے اظہار یک جہتی اور ان کے خاندان کے افراد سے تعزیت کے لیے ان کے گھروں کا دورہ کیا[8]۔

16 جولائی، 2012: وزارت دفاع کی جانب سے بریفنگ

16 جولائی 2012 کو وزارت دفاع اور اس سے منسلک اداروں کی کاموں اور کارکردگی کے جائزے کے لیے سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار کا اجلاس منعقد ہوا[9]۔

سیکریٹری دفاع نے وزارت دفاع اور اس سے منسلک اداروں کی کارکردگی پر تفصیلی بریفنگ دی۔

کمیٹی نے سول اور ملٹری اداروں کے درمیان زیادہ بہتر ہم آہنگی اور عالمی و

علاقائی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے مشاورت کے ساتھ پالیسیوں کی تشکیل پر زور دیا۔

کمیٹی نے وزارت دفاع کو ہدایت کی کہ وہ راولپنڈی میں مالکان کو آرمی کی جانب سے مالکانہ حقوق کی عدم فراہمی کی اطلاعات پر تفصیلی رپورٹ پیش کرے۔

23جولائی، 2012: کمیٹی کی پہلی رپورٹ اور ویب سائیٹ کا اجراء

23جولائی2012 کو قائمہ کمیٹی برائے دفاع و دفاعی پیداوار کا اجلاس منعقد ہوا جس میں کمیٹی کی ویب سائیٹ کا اجراء کیا گیا اور کمیٹی کی پہلی رپورٹ چیئرمین سینیٹ سید نیئرحسین بخاری کو پیش کی گئی جو اس موقع پر مہمان خصوصی تھے۔

سینیٹر مشاہد حسین سید نے اپنے ابتدائی کلمات میں کہا کہ سینیٹ دفاع کمیٹی نئی پارلیمانی روایات قائم کرے گی اور تمام سٹیک ہولڈرز سے رہنمائی لے گی دفاع اور سلامتی کے ادارے، تھنک ٹینک،میڈیا اور دیگر کے ساتھ مشاورت سے ملکی دفاع کو مزید مضبوط بنانے کے لیے تجاویز دی جائیں گی۔انہوں نے چیئرمین سینیٹ کو2012 کے ورک پلان اور کمیٹی کے دیگر اقدامات سے آگاہ کیا اور کہا کہ خاکی اور مفتی کے درمیان ہم آہنگی کے فروغ کے لیے اور نئے چیلنجز اور زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر سال دفاعی پالیسی حکمت عملی کے لیے تجاویز پیش کی جائیں گی[10]۔

15اگست،2012: وزارت دفاعی پیداوار کی بریفنگ

15اگست 2012 کو وزارت دفاعی پیداوار، ہیوی انڈسٹری ٹیکسلا، پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ اور پاکستان ائروناٹیکل کمپلیکس کامرہ کے حکام نے سینیٹ دفاع کمیٹی کو اپنے اداروں کی کارکردگی پر بریفنگ دی۔

سینیٹ قائمہ کمیٹی نے متفقہ قرار داد منظور کی کہ دفاعی اداروں کو مکمل خود مختاری دی جائے اور ان اداروں میں نجی شعبے سے پرائیویٹ ممبران تعینات کیے جائیں[11]۔

6 ستمبر،2012: یوم دفاع پر صوابی کا دورہ

سینیٹر مشاہد حسین سید کی سربراہی میں سینیٹ دفاع کمیٹی کے وفد نے یوم دفاع پر کیپٹن کرنل شیر خان شہید نشان حیدر کے آبائی قصبے ضلع صوابی میں ان کی قبر پر حاضری دی۔ وفد میں سینیٹر سحر کامران، سینیٹر کرنل (ر) طاہر حسین مشہدی، سینیٹر فرحت اللہ بابر اور سینیٹر نثار احمد خان شامل تھے[12]۔

کمیٹی نے کارگل جنگ کے ہیرو کیپٹن کرنل شیر خان کی بہادری پر انہیں بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔سینیٹرز نے فاتحہ پڑھی اور مزار پر پھول چڑھائے۔کمیٹی نے کیپٹن کرنل شیر خان کے نام پر لائبریری اور عجائب گھر تعمیر کرنے کا اعلان کیا۔

17اکتوبر،2012: نیول ہیڈکوارٹر کا دورہ، نیول چیف کی بریفنگ

17اکتوبر2012 کو سینیٹ دفاع کمیٹی کے ممبران نے سینیٹر مشاہد حسین سید کی قیادت میں نیول ہیڈکوارٹر کا دورہ کیا۔کمیٹی ممبران کو میری ٹائم سیکورٹی اور خطے کے امن واستحکام میں پاکستان نیوی کے کردار پر نیول چیف نے بریفنگ دی۔کمیٹی کو پاکستان نیوی کے آپریشنل اور ترقیاتی منصوبوں پر بھی بریفنگ دی گئی[13]۔

چیئرمین سینیٹ قائمہ کمیٹی نے پاکستان نیوی کے آپریشنل اور ترقیاتی منصوبوں پر اطمینان کا اظہار کیا جو پاکستان کے میری ٹائم مفادات کے تحفظ

کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔ کمیٹی کے ممبران نے ملکی ترقی خاص طور پر تعلیم و صحت کے میدان میں پاکستان نیوی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے صوبہ سندھ اور بلوچستان میں سیلاب زدگان کی امداد پر بھی نیوی کے کردار کی تعریف کی۔

کمیٹی نے پاکستان نیوی کی استعداد کار کی کمی دور کرنے کے لیے ضروریات پوری کرنے پر اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

22 اکتوبر، 2012: دفاعی بجٹ پر بریفنگ

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع و دفاعی پیداوار نے دفاعی بجٹ پر ان کیمرہ بریفنگ لی۔ سیکریٹری دفاع نے دفاعی بجٹ پر تفصیلی پریزنٹیشن دی۔ اجلاس کے بعد سینیٹر مشاہد حسین سید نے میڈیا کو بتایا کہ دفاعی اخراجات پر پارلیمانی نگرانی اچھی حکمرانی اور شفافیت کے لیے لازمی ہے۔ سینیٹر مشاہد حسین نے بتایا کہ کمیٹی کے سامنے تقابلی جائزہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی نے ملک کے دفاع پر کیے جانے والے اخراجات میں مزید شفافیت پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان دفاع پر اخراجات میں دنیا میں تینتیسویں نمبر پر ہے جو کہ باعث تشویش ہے انہوں نے مزید کہا کہ یہ جی ڈی پی کا 2.3 فیصد ہے[14]۔

سینیٹر مشاہد نے بتایا کہ قائمہ کمیٹی برائے دفاع و دفاعی پیداوار تمام اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کر کے دفاعی پالیسی حکمت عملی پر دستاویز تیار کرے گی۔ انہوں نے اس سلسلے میں وزارت دفاع سے بھی رائے مانگی تا کہ ایک جامع دستاویز تیار کی جا سکے۔

اجلاس کے دوران کمیٹی اراکین نے اسے عمدہ آغاز قرار دیا۔ دفاعی بجٹ سے متعلق اعداد و شمار بھی کمیٹی کے سامنے پیش کیے گئے۔

27 نومبر 2012، ائر ہیڈ کوارٹر کا دورہ

27 نومبر 2012 کو سینیٹ دفاع کمیٹی نے ائرفورس ہیڈکوارٹر کا دورہ کیا۔ کمیٹی کو ائر چیف مارشل طاہر رفیق نے پاک فضائیہ اور اس کی مجموعی کارکردگی پر بریفنگ دی۔ تاریخی پس منظر، ائر فورس کے ڈھانچے، انسداد دہشت گردی آپریشنوں میں کردار، قومی تعمیر میں کردار، ترقیاتی منصوبوں اور پاک فضائیہ کو درپیش چیلنجز کے بارے میں کمیٹی کو تفصیل سے آگاہ کیا گیا[15]۔

کمیٹی کے چیئرمین نے پاک فضائیہ کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کی تعریف کی اور کہا کہ پاک فضائیہ نے اعلیٰ پیشہ وارانہ معیار اور بہترین قیادت کی بدولت ہمیشہ مشکل وقت میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ کمیٹی نے افواج کے درمیان بہترین روابط کی تعریف کی اور عالمی و علاقائی تناظر میں اسے ملک کے لیے اہم قرار دیا اور کہا کہ ملک کے سٹرٹیجک مفادات کے تحفظ اور داخلی و بیرونی خطرات کے پیش نظر تینوں اداروں آرمی، نیوی اور ائرفورس کے درمیان بہتر تعاون کی ضرورت ہے۔

3 دسمبر 2013: ایرانی وفد سے ملاقات

ایرانی پارلیمنٹ اور امور خارجہ کمیٹی نے علاوالدین بوروجوردی کی قیادت میں 3 دسمبر 2013 کو سینیٹ دفاع کمیٹی سے ملاقات کی۔

سرکاری پریس ریلیز کے مطابق، دونوں کمیٹیوں نے رسمی مذاکرات کیے جس میں پاک ایران تعلقات، گیس پائپ لائن، افغانستان، مسلم اتحاد اور ایرانی نیوکلیئر پروگرام پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں ملکوں کی وزارت دفاع میں مزید تعاون کی ضرورت پر زور دیا[16]۔

سینیٹر مشاہد حسین سید نے مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دینے خاص طور پر سندھ میں حالیہ سیلاب میں مدد فراہم کرنے پر ایران کا شکریہ ادا کیا۔ سینیٹر

مشاہد حسین نے کہا کہ پاکستان اور ایران کے درمیان مفادات میں کوئی بنیادی تضاد نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر پاکستانی ایران کے ساتھ گیس پائپ لائن کی تعمیر کے لیے پرعزم ہے کیونکہ یہ خطے کے امن واستحکام کی پائپ لائن ہے۔

سینیٹر مشاہد حسین سید نے دورہ کرنے والے ایرانی وفد کو بتایا کہ پاکستان ایٹمی مسئلے پر دوہرے معیار کو مسترد کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ایران کا ایٹمی مسئلہ بغیر کسی دھمکی اور طاقت کے استعمال کے پرامن طریقے سے حل کیا جانا چاہیے۔ سینیٹ دفاع کمیٹی نے پرامن مقاصد کے لیے ایران کے ایٹمی تحقیق اور یورینیم کی افزدگی کے حق کی مکمل حمایت کی۔

ایرانی وفد کے سربراہ نے واضح کیا کہ ایران کا ایٹمی بم بنانے کا کوئی ارادہ نہیں لیکن وہ پرامن مقاصد کے لیے ایٹمی تحقیق اور یورینیم کی افزدگی جاری رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایران لبنان میں لڑنے والے حزب اللہ اور فلسطین میں حماس اور اسلامی جہاد کو اسلحہ اور گولہ بارود کی فراہمی جاری رکھے گا۔

31 جنوری 2013: بھارتی افواج کی جانب سے لائن آف کنٹرول خلاف ورزی پر وزارت دفاع کی بریفنگ

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار نے لائن آف کنٹرول پر بھارت افواج کی طرف سیز فائر کی مسلسل خلاف ورزیوں اور بلا اشتعال فائرنگ کے واقعات کی شدید مذمت کی۔ کمیٹی نے 31 جنوری 2013 کو اپنے اجلاس میں متفقہ قرارداد پاس کی جس میں بھارتی قیادت، میڈیا اور سول سوسائٹی کی جانب سے مسلسل پراپیگنڈہ پر مایوسی کا اظہار کیا گیا اور عالمی برادری اور غیر جانبدار مبصرین جن میں یو این ایم او جی آئی پی بھی شامل ہیں، پر زور دیا کہ وہ صورتحال کو مزید خراب ہونے سے بچانے اور خطے کے امن وسلامتی کے لیے ایسے واقعات کے اعادہ سے بچنے کے لیے اصل صورتحال واضح کریں[17]۔

وزارت دفاع سے لائن آف کنٹرول پر بھارت افواج کی جانب سے خلاف ورزیوں اور پاکستانی افواج کے جواب پر بریفنگ لینے کے لیے کمیٹی کا خصوصی اجلاس طلب کیا گیا۔ سیکریٹری دفاع نے کمیٹی کو اس واقعہ کی تفصیلی بریفنگ دی اور چیئرمین اور ممبران کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

کمیٹی کو بتایا گیا کہ پانچ اور چھ جنوری کی درمیانی رات کو بھارتی فوج کی جانب سے لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزی کا واقعہ ہوا جس کا دوسری طرح سے پراپیگنڈا کیا گیا اور یہ چار دن میں بھارت کے اعلیٰ ترین سطح پر پہنچ گیا۔ جس سے طرح سے بھارتی میڈیا میں اس کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا وہ بھی باعث تشویش ہے۔

کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزی کو ڈی جی ملٹری آپریشن نے اگلے دن اپنے بھارتی ہم منصب کے سامنے اٹھایا جنھوں نے اس موقع پر اس سے لاعلمی ظاہر کی لیکن بعد میں اسے کور کرنے اور بھارتی حرکت کو قانونی رنگ دینے کے لیے الزامات کا پلندہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی جانب سے غیر جانبدارانہ انکوائری کا بار بار مطالبہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ بھارتی الزامات بے بنیاد ہیں۔

کمیٹی نے خدشات کا اظہار کیا کہ بھارتی فوج کی جانب سے لائن آف کنٹرول کی بار بار خلاف ورزی اور پاکستانی افواج کے خلاف پراپیگنڈا سے امن عمل اور دونوں ممالک کے درمیان بہتر تعلقات کے امکانات متاثر ہوں گے جو کہ دونوں ملکوں کے عام آدمی کی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے۔

اجلاس کے دوران سینیٹر حاجی محمد عدیل اور سینیٹر کرنل (ر) طاہر حسین مشہدی نے کنٹونمنٹ بورڈز کو زیادہ جمہوری بنانے کا مسئلہ اٹھایا۔ سیکریٹری دفاع

نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں کنٹونمنٹ بورڈز میں انتخابات دیئے گئے وقت کے اندر ہوں گے۔ تاہم یہ فیصلہ کیا گیا کہ ڈی جی ملٹری لینڈز اینڈ کنٹونمنٹ سے ممبران کی جانب سے اٹھائے گئے مختلف سوالات پر تفصیلی بریفنگ لی جائے گی۔

4مارچ 2013: ڈی ایچ اے، پی آئی اے اور اے ایس ایف پر اجلاس

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع و دفاعی پیداوار نے 4مارچ 2013 کو ہونے اجلاس میں ڈیفنس ہاوسنگ اتھارٹی (ڈی ایچ اے)، ملٹری لینڈ اینڈ کنٹونمنٹ، پی آئی اے اور ائر پورٹ سیکورٹی فورس کے معاملات پر غور کیا۔

سینیٹر مشاہد حسین سید نے امید ظاہر کی کہ اس مباحثہ میں بھرپور حصہ لے گی تاکہ دفاعی اداروں کی کارکردگی میں بہتری کے لیے سفارشات مرتب کرنے میں مدد مل سکے۔

کمیٹی نے ملک میں ڈیفنس ہاوسنگ اتھارٹیز کی قانونی حیثیت کے بارے میں سوالات اٹھائے۔ یہ تجویز دی کہ ڈی ایچ اے کی انتظامیہ کو آرمی چیف کے بجائے وزارت دفاع نامزد کرے۔ کمیٹی نے یہ بھی تجویز دی کہ ڈی ایچ اے انتظامیہ کو زیادہ نمائندہ اور موثر بنایا جائے[18]۔

کمیٹی ممبران نے پی آئی اے کی ناقص کارکردگی ورمسافروں سے غیر تسلی بخش سلوک اور پروازوں میں تاخیر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کمیٹی نے پی آئی اے انتظامیہ کو کارکردگی اور خدمات کا معیار بہتر بنانے کی ہدایت کی۔

اجلاس میں سینیٹ دفاع کمیٹی نے ائر پورٹ سیکورٹی فورس (ترمیمی) بل 2012 کی منظوری کے ساتھ اے ایس ایف کی تشکیل نو کے منصوبے کی بھی منظوری دی۔

کمیٹی کو ڈی ایچ ایز پر بھی تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ ڈی ایچ اے کراچی، لاہور اور راولپنڈی/ اسلام آباد کے ایڈمنسٹریٹر نے ڈی ایچ ایز کی قانونی حیثیت کے بارے میں آگاہ کیا جبکہ ایم ڈی پی آئی اے نے کمیٹی کو نئے طیاروں کی خریداری اور ائر لائن کو مزید منافع بخش بنانے کے لیے نئے روٹس شروع کرنے کے حوالے سے بھی بریفنگ دی۔

جدول 4: سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار کے اجلاسوں پر ایک نظر

نمبر	تاریخ	زیر بحث معاملات
1	4 جون 2012	i۔ چیئرمین کا انتخاب
2	13 جون 2012	i۔ ورک پلان 2012 پر تبادلہ خیال
3	15 جون 2012	i۔ گیاری سیکٹر میں شہید ہونے والوں کے لواحقین سے اظہار تعزیت کے لیے چکوال کا دورہ
4	17 جون 2012	i۔ این ڈی یو کے طلبا کو چیئرمین کی بریفنگ
5	9 جولائی 2012	i۔ انٹرنیشنل کرائسس گروپ کے وفد سے ملاقات
6	16 جولائی 2012	i۔ وزارت دفاع کی جانب سے وزارت اور ذیلی اداروں کے کام اور کارکردگی پر بریفنگ
7	23 جولائی 2012	i۔ کمیٹی کی پہلی رپورٹ اور ویب سائیٹ کی لانچ
8	15 اگست 2012	i۔ وزارت دفاعی پیداوار کی جانب سے وزارت اور ذیلی اداروں کے کام اور کارکردگی پر بریفنگ
9	6 ستمبر 2012	i۔ یوم دفاع پر صوابی کا دورہ
10	28 ستمبر 2012	i۔ نئی دفاعی حکمت عملی پر عوامی سماعت
11	17 اکتوبر 2012	i۔ نیول ہیڈکوارٹر کا دورہ، نیول چیف کی بریفنگ
12	22 اکتوبر 2012	i۔ دفاعی بجٹ پر وزارت دفاع کی بریفنگ
13	5 نومبر 2012	i۔ پالیسی سیمینار "افغانستان سے نیٹو کی روانگی 2014 کے بعد کی صورتحال"
14	12 نومبر 2012	i۔ اے ایس ایف ترمیمی بل 2012 کا جائزہ
15	27 نومبر 2012	i۔ ائر ہیڈکوارٹر کا دورہ، ائر چیف کی بریفنگ
16	28 نومبر 2012	i۔ سول ملٹری تعلقات پر عوامی سماعت
17	3 دسمبر 2012	i۔ ایرانی دفاع اور امور خارجہ کمیٹی وفد سے ملاقات
18	4 دسمبر 2012	i۔ ایرانی دفاع اور امور خارجہ کمیٹی وفد کے ہمراہ پالیسی سیمینار
19	31 جنوری 2013	i۔ بھارتی افواج کی جانب سے لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزی پر وزارت دفاع کی بریفنگ
20	4 مارچ 2013	i۔ ڈی ایچ اے، اے ایس ایف اور پی آئی اے پر اجلاس

اختتامیہ

سینیٹر مشاہد حسین سید کے چیئرمین منتخب ہونے کے بعد سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار کی کارکردگی میں واضح بہتری نظر آئی۔

کمیٹی نے کئی نئی روایات قائم کی ہیں جیسا کہ ورک پلان کی تیاری اور منظوری، عوامی سماعتیں، کمیٹی کی رپورٹوں کی اشاعت اور دفاعی بجٹ پر بریفنگ لینا۔

اپنی ہم منصب قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع اور پہلے والی سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع ودفاعی پیداوار کے تقابل میں موجودہ سینیٹ کی کمیٹی کی کارکردگی اور تواتر سے اجلاس کرنے میں بہت بہتری دیکھی جاسکتی ہے۔

تاہم کمیٹی کی کارکردگی کو اتنی کم مدت میں پوری طرح جانچا نہیں جاسکتا کیونکہ جون 2012 سے اب تک کمیٹی کی کسی معاملے پر واضح سفارشات اب تک سامنے نہیں آئیں۔ کمیٹی کا سب سے مفید کام پاکستان کی دفاعی حکمت عملی کا جائزہ لینا اور اس پر اپنی رائے دینا ہوگا۔

ضمیمہ الف

2012 کا ورک پلان

(جیسا کہ سینیٹ دفاع کمیٹی کے 13 جون 2012 کے اجلاس میں پیش کیا گیا)

ورک پلان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

الف) بریفنگس

i۔ وزارت دفاع کے تحت تینوں مسلح افواج (آرمی، ائرفورس اور نیوی) کی جانب سے بریفنگس

ii۔ سٹریٹجک پلانز ڈویژن کی جانب سے ایٹمی پروگرام پر بریفنگ

iii۔ آئی ایس آئی کی جانب سے قومی دفاع کو درپیش داخلی و خارجی خطرات پر بریفنگ

iv۔ دفاعی پیداوار کی سہولیات اور ملکی معیشت کی مضبوطی میں ان کا کردار

ب) عوامی سماعتیں

عوامی سماعتوں میں ماہرین، سکالرز اور ریٹائرڈ آرمی افسران کی جانب سے پاکستان کی دفاعی پالیسی پر پریزینٹیشن دی جائیں گی کہ نئے حقائق کی روشنی میں خاص طور پر فوجی و غیر فوجی خطرات جیسا کہ سائبر وارفیئر اور ماحولیاتی تبدیلیاں اور افواج کے درمیان بہتر تعاون کے لیے کیا تبدیلیاں کرنا ضروری ہیں۔ ایک اہم توجہ اس بات پر ہو گی کہ قومی دفاع کے تصور کی وضاحت کی جائے جس میں صرف فوجی نہیں بلکہ سویلین عنصر بھی شامل ہو جیسا کہ معیشت، تعلیم، توانائی، ماحولیات، پارلیمنٹ، قانون کی عملداری، سیاسی جماعتیں اور صوبائی خودمختاری۔

(2012 کے اختتام تک دفاع و دفاعی پیداوار کی کمیٹی پاکستان کی دفاعی پالیسی اور سلامتی کی حکمت عملی پر ایک دستاویز تیار کرنے کی پوزیشن میں ہو جس میں خطے اور ملک کے بدلتے ہوئے حالات میں درکار تبدیلیوں پر تجاویز اور سفارشات موجود ہیں)

ج) سول ملٹری تعلقات

ادارہ جاتی سطح پر خاکی اور مفتی میں توازن کے لیے، آئین کی بالادستی کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سلسلے میں ایک ورک پیپر پہلے ہی تقسیم کیا جا چکا ہے۔ یہ

پیپر چیئر مین کمیٹی نے لکھا ہے اور اس میں 1947 سے اب تک کے جامع حقائق پیش کیے گئے ہیں۔ ماہرین کی آراء، دوسرے جمہوری ملکوں جیسا کہ انڈونیشیا اور ترکی کی مثالوں اور پاکستان کے ماضی کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیٹی مسائل کا جائزہ لے گی اور دفاعی پالیسی اور حکمت عملی کی دستاویز کی تیاری کے لیے تجاویز پیش کرے گی۔

د) کمیٹی ویب سائیٹ

کمیٹی کی ویب سائیٹ کے لیے تجاویز، آراء اور سفارشات

ر) تحقیقی معاون

کمیٹی میں تحقیق کیلئے دو معاون رکھے جائیں گے جو کہ تمام کمیٹی ممبران کو دفاع سے متعلق امور پر تحقیق اور تقریر کے نکات کی تیاری میں مدد فراہم کرنے کے لیے دستیاب ہوں گے۔

ریفرنس

1. PILDAT is assisting the Senate Defence Committee, upon its request, with publication of the official Committee Reports since June 2012.

2. Parliamentary oversight on Spy agencies, Dawn, May 13, 2011: http://www.dawn.com/2011/05/13/parliamentary-oversight-of-spy-agencies.html

3. Role of Defence Committee, http://www.parliamentaryresources.net/policy-areas/security-defence-committee/-role-defence-committees

4. For details please see Citizens Performance Report: Performance of the Parliamentary Committees on Defence and National Security, March 15, 2008 – March 15, 2012, PILDAT, (May 2011): http://www.pildat.org/Publications/publication/CMR/Report-PerformanceoftheParliamentaryCommitteesofDefenceandNationalSecurityMar08toMar11.pdf

5. PILDAT is assisting the Senate Defence Committee, upon its request, with publication of the official Committee Reports since June 2012.

6. Mushahid Hussain Syed elected as Senate Defence Committee chairman, The Express Tribune, June 4, 2012, http://tribune.com.pk/story/388624/mushahid-hussain-syed-elected-as-senate-defence-committee-chairman/

7. Minutes of Meeting of Senate Standing Committee on Defence and Defence Production, June 13, 2012 http://www.senatedefencecommittee.com.pk/activity-detail.php?pageid=news-detail&newsid=MTM=

8. Committee's Visit to Homes of Gayari Martyrs, Press release, June 15,2012, http://www.senatedefencecommittee.com.pk/activity-detail.php?pageid=news-detail&newsid=MTU=

9. Briefing by the Ministry of Defence to Senate Standing Committee on Defence and Defence Production, July 16, 2012, Press release by Senate Secretariat, http://www.senatedefencecommittee.com.pk/activity-detail.php?pageid=news-detail&newsid=MTg=

10. Defence Committee Launches Website and First Report, July 23, 2013, Senate Press Release http://www.senatedefencecommittee.com.pk/activity-detail.php?pageid=news-detail&newsid=MTk=

11. Private sector in defence production, The News, August 15, 2012, http://www.thenews.com.pk/article-63504-Private-sector-in-defence-production

12. Minutes of the Meeting, http://www.senatedefencecommittee.com.pk/activity-detail.php?pageid=news-detail&newsid=MjI=

13. Visit to Naval Headquarters, Pakistan today, October 18, 2012, http://www.pakistantoday.com.pk/2012/10/18/city/islamabad/senate-committee-visits-naval-headquarters/

14. Minutes of the Meeting, http://www.senatedefencecommittee.com.pk/activity-detail.php?pageid=news-detail&newsid=MjU=

15. PAF always delivered in times of crises, says Mushahid, Senate Secratrait Press Release, November 27, 2012, http://www.senatedefencecommittee.com.pk/newsdetail.php?pageid=news-detail&newsid=NTk=

16. Minutes of the Meeting, http://www.senatedefencecommittee.com.pk/activity-detail.php?pageid=news-detail&newsid=Mjg=

17. Senate Defence Committee passes unanimous resolution; condemns ceasefire violations by Indian troops, January 31, 2013, Senate Press Release, http://www.senatedefencecommittee.com.pk/newsdetail.php?pageid=news-detail&newsid=ODI=

18. Senate Defence Committee calls for improvement in PIA's working and performance, March 04, 2013, Senate Press Release, http://www.senatedefencecommittee.com.pk/newsdetail.php?pageid=news-detail&newsid=ODQ

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45-اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور

ٹیلیفون: 111-123-345 (+92-51) فیکس: 226-3078 (+92-51)

E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org